غُسل سے متعلق شریعت کے اَحکامات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے مطالعہ کیجیے

غُسل کے آداب واحکام

تقریظ

استاد محترم حضرت مولانا مفتی شمس الحق اظہر صاحب حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد غوثیہ و مدیر الحکمہ ماڈل اسکول سلطان آباد کراچی

مبین الرّحمٰن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

A. Q Abbasi Whatsapp Group join us # 0301-2383762

انتساب:

اپنے پیارے بڑے بھائی جان محترم

مولانا **حسین الرّحمٰن** صاحب

کے نام

جن کی تعلیمی جدوجہد

معاشرے کے لیے

قابلِ تقلید مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ

دنیااور آخرت کی کامیابی،

ترقی اور خوشیاں نصیب فرمائے

اوران کی جان، صحت، مال

اور اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

A. Q Abbasi Whatsapp Group join us # 0301-2383762

تقریظ

استاد محترم حضرت مولانا مفتی شمس الحق اظہر صاحب حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد غوثیہ و مدیر الحکمہ ماڈل اسکول سلطان آباد کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، أما بعد، فقد قال الله تعالى: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (البقرة:٢٢٢)، وقال النبي ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ. (صحيح الإمام مسلم رقم الحديث: ٥٥٦)

اسلام میں صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنے کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے، چنانچہ مذکورہ بالا آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق پاکی نصف ایمان ہے۔ اسلام کا دوسرا اور اہم رکن نماز ہے، جس کے لیے لباس، نماز کی جگہ کے ساتھ ساتھ بدن کا پاک ہونا بھی اہم شرط ہے۔ نجاست دو طرح کی ہوتی ہے: نجاستِ حقیقی اور نجاستِ حکمی۔ پھر نجاستِ حکمی دو قسم پر ہے: (1) حَدثِ اصغر (یعنی چھوٹی ناپاکی)، جس سے پاکی حاصل کرنے کے لیے وضو کرنا لازم ہوتا ہے، اور (2) حَدثِ اکبر (یعنی بڑی ناپاکی)، جس سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اتنی بات تو تقریباً ہر مسلمان کے علم میں ہے کہ جنابت لاحق ہونے کے بعد مرد اور عورت دونوں پر، جبکہ حیض ونفاس سے پاک ہونے کے بعد عورت پر غسل لازم ہو جاتا ہے، لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عوام الناس بلکہ اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی غسل کے بنیادی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں، جس کی بنا پر ان سے ایسی غلطیاں

A. Q Abbasi Whatsapp Group join us # 0301-2383762

سرزد ہو جاتی ہیں کہ ان کا غسل ہی درست نہیں ہوتا اور وہ بدستور ناپاک ہی رہتے ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ ’’غسل کے آداب واحکام‘‘ برادرم محترم مولانا مبین الرحمٰن صاحب کا مرتّب کردہ رسالہ ہے، جس میں موصوف نے کافی محنت وعرق ریزی سے غسل کا مسنون طریقہ اور غسل سے متعلقہ مسائل کو جمع کیا ہے، ان شاءاللہ یہ رسالہ بھی موصوف کے دیگر رسائل کی طرح عوام وخواص کے لیے یکساں مفید ہوگا۔

دعا ہے کہ ربِّ کریم موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور قارئین کے لیے اس رسالہ کو نفع بخش ثابت فرمائے۔آمین یاربَّ العالمین!

شمس الحق اظہر

خطیب جامع مسجد غوثیہ سلطان آباد کراچی

23محرم الحرام1440ھ/4اکتوبر2018ء

A. Q Abbasi Whatsapp Group join us # 0301-2383762

عرضِ مرتّب

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ دینِ اسلام کے کسی بھی حکم پر عمل کرنے سے پہلے اس کے بارے میں علم کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے، کیوں کہ عمل کی درستی علم ہی پر موقوف ہے، جب تک کسی بات سے متعلق صحیح علم حاصل نہ ہو تو اس پر ٹھیک طرح عمل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ دینی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنے سے جہاں عمل کی درستی میسر آتی ہے وہاں اپنے عمل سے متعلق دِلی اطمینان بھی نصیب ہوتا ہے۔ لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم دین کی بنیادی باتیں بھی سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے، اور ہماری اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ روز مرّہ کے اہم کاموں میں بھی شریعت کی تعلیمات کی خلاف ورزی کر بیٹھتے ہیں، یقیناً اس معاملے میں نہایت ہی فکر مندی کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ زیرِ نظر رسالہ اسی جذبے کے تحت لکھا گیا ہے کہ ہر مسلمان غسل سے متعلق شریعت کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی حاصل کر کے غلطیوں اور غلط فہمیوں سے محفوظ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے قبول فرما کر امت کے لیے نافع بنائے، اور بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ نہایت ہی شکر گزار ہے اپنے استاد محترم حضرت مولانا مفتی شمس الحق اظہر صاحب حفظہ اللہ کا کہ انھوں نے شفقت فرما کر اس ناکارہ کے رسالے پر قیمتی تقریظ تحریر فرمائی، اللہ تعالیٰ استاد محترم کے علم وعمل میں اور ان کی جان، مال، صحت اور اولاد میں برکت اور عافیت نصیب فرمائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

24 محرم الحرام 1440ھ

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

غُسل کرنے کا سنت طریقہ:

غسل کرتے وقت سب سے پہلے دل میں نیت کرے کہ میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے غسل کرتا ہوں، یا یوں نیت کرے کہ میں عبادت کے لیے غسل کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھوئے، پھر چھوٹا بڑا استنجا کرے یعنی چھوٹی بڑی دونوں شرمگاہ کو دھوئے اگرچہ ان پر کوئی نجاست نہیں لگی ہو، پھر اگر جسم پر کہیں کوئی نجاست جیسے منی وغیرہ لگی ہو تو اس کو پاک کردے، پھر مکمل وضو کرے، وضو اسی طریقے پر کرے جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے اور اس میں وضو کے فرائض، سنتوں اور آداب کی رعایت کرے، پھر پورے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائے کہ جسم کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ جسم پر پانی ڈالنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے، پھر تین بار دائیں کندھے پر، پھر تین بار بائیں کندھے پر، پھر اسی طرح تین بار باقی جسم پر پانی بہائے، لیکن اگر کوئی شخص اس ترتیب کا لحاظ کیے بغیر ہی پورے جسم پر تین بار پانی بہادے تب بھی جائز ہے۔

(صحیح البخاری حدیث: 277، صحیح مسلم حدیث: 744، اعلاء السنن، رد المحتار، عمدۃ الفقہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسلِ جنابت کے فرائض:

1: ایک بار اچھی طرح کلی کرنا۔

2: ایک بار اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا کہ نرم حصے تک پانی پہنچ جائے۔

3: ایک بار پورے جسم پر اچھی طرح پانی بہانا کہ ذرہ برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

(سنن ابی داود حدیث: 249، 247، اعلاء السنن، رد المحتار، عمدۃ الفقہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

مسئلہ: سنت غسل اور اسی طرح وہ غسل جو محض ٹھنڈک یا صفائی کے لیے کیا جائے اس میں کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پورے جسم پر پانی بہانا فرض نہیں۔

فائدہ: اصولی طور پر اس غسل میں ایک ہی فرض ہے اور وہ ہے پورے جسم پر پانی بہانا، اور جسم سے مراد وہ تمام جگہیں ہیں جہاں جہاں بسہولت پانی پہنچایا جاسکتا ہو، جس میں منہ اور ناک کا اندرونی حصہ بھی داخل

ہے، اس لیے منہ اور ناک دھونے کا ذکر محض وضاحت کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان کو بھی غسل میں شامل سمجھیں، ورنہ تو یہ کوئی مستقل فرض نہیں، تفصیل کے لیے دیکھیں: بدائع الصنائع، البحر الرائق، اعلاء السنن، رد المحتار۔

غسل کی سنتیں:

1: غسل کرنے سے پہلے نیت کرنا۔
2: غسل کے شروع میں دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھونا۔
3: چھوٹا بڑا استنجا کرنا اگرچہ ان پر کوئی نجاست نہیں لگی ہو۔
4: اگر جسم پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرنا۔
5: غسل سے پہلے وضو کرنا، اس میں وضو کے فرائض، سنتوں اور آداب کی رعایت کی جائے گی۔
6: غسل میں پورے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہانا۔
7: ترتیب سے غسل کرنا، جس طرح صفحہ نمبر 6 میں غسل کرنے کے طریقے میں بیان ہو چکی ہے۔
(رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، عمدۃ الفقہ)

خواتین کے لیے حیض ونفاس سے پاک ہونے کا حکم:

خواتین کے ذمّے حیض ونفاس سے پاک ہو جانے کے بعد غسل کرنا فرض ہے، اور اس کے احکام بھی وہی ہیں جو غسلِ جنابت کے ہیں۔(اعلاء السنن، رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، عمدۃ الفقہ)

جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بننے والی چیزوں کا حکم:

اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی ایسی چیز لگی ہے کہ جس کی وجہ سے پانی جسم تک نہ پہنچتا ہو تو غسل سے پہلے اس چیز کا جسم سے ہٹانا ضروری ہے، ورنہ تو غسل نہیں ہو گا۔(رد المحتار، فتاویٰ ہندیہ)
مسئلہ: جسم پر ایلفی یا اس جیسی کوئی اور چیز لگ جائے تو اس کو ہٹائے بغیر وضو اور غسل درست نہیں، البتہ

اگر تمام تر ممکنہ کوشش کے باوجود بھی ہٹانا مشکل ہو بلکہ ہٹاتے ہوئے شدید تکلیف کا سامنا ہو تو ایسی مجبوری میں اس کے ہوتے ہوئے بھی وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ: جس شخص نے مصنوعی دانت لگائے ہوں اور وہ اپنی جگہ فکس ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے بھی غسل درست ہے۔(فتاویٰ محمودیہ، رد المحتار، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی زخم ہو اور اس پر کوئی پٹی وغیرہ لگی ہو کہ اس پر پانی بہانا نقصان دِہ یا تکلیف دِہ ہو تو ایسی صورت میں اس پر مسح کر لیا جائے لیکن اگر مسح کرنا بھی نقصان دِہ ہو تو یوں ہی چھوڑ دیا جائے۔(رد المحتار)

مسئلہ: جسم کے کسی حصے پر نام وغیرہ گدوانا ناجائز اور گناہ ہے، اگر کسی نے یہ گناہ کر لیا ہے تو وہ توبہ کرے اور اس کو مٹانے کی حتی الامکان کوشش کرے، مٹاتے وقت کم از کم اس حد تک تو تکلیف برداشت کر ہی لے جتنی کہ اسے گدواتے وقت برداشت کی تھی۔ البتہ اس کے ہوتے ہوئے وضو اور غسل درست ہے۔

غسل کے لیے نیت کا حکم:

غسل کے لیے نیت کرنا سنت ہے کہ دل میں یوں نیت کی جائے کہ ”میں اللہ کی رضا کے لیے غسل کرتا ہوں،“ یا یوں نیت کرے کہ ”میں پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کرتا ہوں“۔ نیت کرنے سے غسل عبادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے، جبکہ نیت کے بغیر غسل تو ہو جاتا ہے لیکن اس پر ثواب نہیں ملتا۔(رد المحتار)

غسل کرتے وقت دعاؤں کی حکم:

اگر کوئی شخص برہنہ حالت میں ہو یا بیت الخلا میں ہو یا اس جیسی کسی اور گندگی والی جگہ میں ہو تو ایسی صورت میں زبان سے دعائیں نہ پڑھے بلکہ دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ اس اصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے تفصیل یہ ہے کہ اگر غسل بیت الخلا میں کیا جائے یا ایسے غسل خانے میں کیا جائے جو بیت الخلا ہی کے اندر ہو تو ایسی صورت میں زبان سے دعائیں نہ پڑھے بلکہ دل ہی میں پڑھ لے۔ لیکن اگر کسی صاف

غسل خانے میں یا کسی اور صاف جگہ غسل کرنا ہو تو ایسی صورت میں ''بسم اللہ'' ستر کھولنے سے پہلے پڑھ لے اور پھر باقی دعائیں دل ہی میں پڑھے۔(ردالمحتار)

غسل میں جسم پر کتنی بار پانی بہانا چاہیے ؟

غسلِ جنابت میں ایک بار کلی کرنا، ایک بار ناک میں پانی ڈالنا اور ایک بار پورے جسم پر پانی بہانا تو فرض ہے البتہ یہ تینوں کام تین تین بار سرانجام دینا سنت ہے جیسا کہ ماقبل میں بیان ہو چکا۔
(اعلاء السنن، ردالمحتار)

غسل میں جسم دھونے کا مطلب :

غسل میں جسم دھونے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف پانی پہنچا کر مسح کی طرح گیلا کر دیا جائے، بلکہ جسم کے ہر ہر حصے پر پانی بہانا مراد ہے۔(ردالمحتار)

غسل میں تین بار پانی بہانے سے کیا مراد ہے ؟

غسل میں جو تین بار جسم پر پانی بہانا سنت ہے تو اس سے محض تین بار پانی لینا مراد نہیں کہ ایک مرتبہ پانی لینے کو ایک بار، دوسری مرتبہ پانی لینے کو دو بار اور تیسری مرتبہ پانی لینے کو تین بار دھونا کہا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ تینوں بار جسم کو مکمل دھویا جائے، اگر کسی نے ایک بار پانی لے کر کسی عضو پر بہایا لیکن اس سے وہ عضو مکمل طور پر نہ دھلا، بلکہ دوسری یا تیسری بار پانی لینے کے بعد ہی مکمل طور پر دھل گیا تو اس کو ایک بار دھونا ہی کہا جائے گا، اور اسی طرح تین بار جسم کو دھونا سنت ہے۔
(ردالمحتار، البحر لرائق)

غسل میں غرارے کرنے کا حکم :

غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا تو فرض ہے لیکن غرارے کرنا اور سانس کے ذریعے ناک میں اوپر پانی چڑھانا فرض نہیں، البتہ اس کلی کرنے اور ناک میں چڑھانے میں مبالغہ کرنا سنت ہے، اب مبالغہ کرنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے کہ

منہ اور ناک اچھی طرح دھل جائے، اور دوسری صورت یہ ہے کہ غرارے کرے اور ناک میں پانی اوپر چڑھائے، ان میں سے جس صورت پر بھی عمل کیا جائے تو مبالغہ کی سنت ادا ہو جائے گی، البتہ روزے دار کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کرے کیوں کہ اس سے روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ (ردالمحتار)

روزے کی حالت میں غسل کرنے کا حکم:

اگر کسی شخص پر غسل فرض ہو جائے تو روزے کی حالت میں غسل کرنا بالکل درست ہے، البتہ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے غسل میں چونکہ غرارے کرنا اور سانس کے ذریعے ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے تو روزے کی حالت میں اس فرض پر عمل کیسے کیا جائے؟ یہ دراصل ایک غلط فہمی ہے، کیوں کہ ماقبل میں یہ مسئلہ واضح ہو چکا کہ غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا تو فرض ہے البتہ غرارے کرنا اور ناک میں پانی سانس کے ذریعے اوپر تک چڑھانا فرض نہیں بلکہ یہ اس شخص کے لیے سنت کے درجے میں ہے جو روزے دار نہ ہو، اور جو روزے دار ہو اس کے لیے ایسے غسل میں غرارے کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم نہیں، بلکہ روزے دار شخص کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اچھی طرح کلی کرے اور اچھی طرح ناک میں پانی ڈالے، اس سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، فتاویٰ رحیمیہ)

غسل سے پہلے اور اس کے بعد وضو کا حکم:

غسل سے پہلے وضو کرنا تو سنت ہے البتہ اگر کسی نے غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تو غسل کے بعد وضو نہ کرے کیوں کہ غسل کرنے سے وضو بھی ہو جاتا ہے، اس لیے غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی۔ (صحیح البخاری حدیث: 277، صحیح مسلم حدیث: 744، سنن ابی داود حدیث: 250، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

مسئلہ: غسل سے پہلے جو وضو کرنا سنت ہے اس میں چونکہ اچھی طرح کلی بھی ہو جاتی ہے اور ناک بھی دُھل جاتی ہے تو ایسی صورت میں غسلِ جنابت میں دوبارہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

غسل کرتے وقت ستر چھپانے کا حکم:

تنہائی میں برہنہ ہو کر غسل کرنا بھی جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ کم از کم ستر ہی ڈھانپ لیا جائے۔اور برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہو کر بھی غسل جائز ہے، البتہ بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(صحیح البخاری حدیث:279، ردالمحتار، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ)

غسل کرتے وقت کس طرف رخ کیا جائے؟

برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے قبلے کی طرف رخ بھی نہ کیا جائے اور پشت بھی نہ کیا جائے کیوں کہ یہ جائز نہیں۔(ردالمحتار، البحر الرائق)

وضو اور غسل میں کس قدر پانی استعمال کیا جائے؟

شریعت نے وضو اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں فرمائی، بلکہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے وضو اور غسل کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال درست ہے۔البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ وضو کے لیے عموماً ایک مُدّ (یعنی 796.067 گرام)، اور غسل کے لیے ایک صاع (یعنی 3.184272 کلو گرام) پانی استعمال فرماتے تھے، البتہ بعض روایات میں اس سے کم وبیش مقدار میں پانی کا استعمال بھی ثابت ہے۔احادیث سے ثابت شدہ اس مقدار سے متعلق فقہائے امت فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی مقدار نہیں کہ صرف اسی پر عمل کرنا لازم ہو، بلکہ یہ وہ ادنیٰ مقدار ہے جو مسنون وضو اور غسل کے لیے عموماً کافی ہو سکتی ہے، البتہ اگر کسی شخص کو مسنون وضو یا غسل کے لیے اس مقدار سے کم پانی کافی ہو جائے یا اس سے زیادہ پانی درکار ہو تو اپنی مطلوبہ مقدار میں پانی کا استعمال بالکل درست ہے، اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے کی سنت کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہو جائے تو اس قدر پانی کا استعمال بالکل جائز بلکہ شریعت میں مطلوب ہے۔اس میں یقیناً اُن حضرات کے لیے بڑی تنبیہ ہے کہ جو وضو اور غسل میں پانی ضائع کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم حدیث: 753،752،764،763،756، ردالمحتار، الاوسط لابن المنذر، البحر، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسل میں ڈاڑھی اور سر دھونے کا حکم:

1: غسلِ جنابت میں پوری ڈاڑھی کو دھونا ضروری ہے اس طور پر کہ ڈاڑھی کا ظاہری اور اندرونی حصہ مکمل طور پر اچھی طرح دھل جائے اور جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ ڈاڑھی چاہے گھنی ہو یا ہلکی، اور چاہے چہرے کی حدود کے اندر ہو یا باہر؛ سب کا یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار)

2: غسلِ جنابت میں جڑوں سمیت سر کے تمام بالوں کو دھونا ضروری ہے، اس لیے اگر کسی مرد نے بالوں کی چوٹیاں بنا رکھی ہوں تو اس کے ذمّے بالوں کو کھولنا ضروری ہے، البتہ عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جاتا ہو تو ایسی صورت میں چوٹیوں کو کھولنا ضروری نہیں، ورنہ تو کھولنا ضروری ہے۔

(صحیح مسلم حدیث: 770،776، سنن الدارمی حدیث: 1199، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسل جنابت میں کوئی جگہ خشک رہ جائے؟

غسل کرنے کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے تو ایسی صورت میں صرف اسی خشک جگہ پر پانی بہادینا کافی ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار)

کیا غسل فرض ہو جانے کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے؟

غسل فرض ہو جانے کے بعد بہتر تو یہی ہے کہ فوراً غسل کر لیا جائے، اگر یہ نہ ہو سکے تو وضو ہی کر لے، لیکن اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم استنجا ہی کر لے، اور اگر یہ بھی مشکل معلوم ہو تو یہ بھی فوراً ضروری نہیں، البتہ غسل میں اس قدر تاخیر جائز نہیں کہ نماز یا جماعت ہی فوت ہو جائے۔

(صحیح البخاری حدیث: 290، سنن ابی داود حدیث: 226،228، ردالمحتار)

اعتکاف کی حالت میں غسلِ جنابت کے احکام:

1۔ معتکف کو اگر احتلام ہو جائے تو مناسب یہ ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے فوراً مسجد

لوٹ آئے۔ مسجد سے نکلنے کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ جیسے بھی ہو مسجد سے نکلنا درست ہے، لیکن اگر فوراً مسجد سے نکلنے کا یا غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو تیمّم کرکے مسجد ہی میں رہے، پھر جب موقع ملے تو جاکر غسل کرکے مسجد لوٹ آئے۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2۔ اعتکاف کی حالت میں صرف غسلِ جنابت کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے،اس کے علاوہ جو غسل صفائی یا ٹھنڈک کے لیے ہو یا جمعہ کا مسنون غسل ہو تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاویٰ عثمانی)

3۔ اگر کوئی شخص صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا چاہے تو اس کے لیے مسجد ہی میں ایسا انتظام کرلے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے، جیسے کسی ایسے ٹب یا بڑے برتن کا انتظام کرلیا جائے جس میں مناسب پردے کے ساتھ غسل کیا جاسکتا ہو۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد میں کسی مناسب جگہ عارضی غسل خانہ بنایا جائے، جو صرف غسل کے لیے ہو اور اس کا پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔ عارضی غسل خانہ بنانے کے لیے مستند اہلِ علم کی زیرِ نگرانی مناسب کوشش کرنے میں معتکفین کے لیے بڑی سہولت رہتی ہے۔

البتہ اگر مسجد میں ایسا کوئی انتظام نہ ہو سکتا ہو اور معتکف کو گرمی یا کسی اور وجہ سے نہانے کی شدید حاجت ہو رہی ہو تو ایسی شدید مجبوری میں بعض اہلِ علم نے اتنی اجازت دی ہے کہ جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو ساتھ میں جلدی سے غسل بھی کرتا آئے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ کوشش یہ ہو کہ اس اجازت پر شدید مجبوری ہی میں عمل کیا جائے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم زکریا)

جنابت کی حالت میں کھانے پینے اور چلنے پھرنے کا حکم:

1: جنابت کی حالت میں کھانا پینا جائز ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے منہ ہاتھ دھو لیے جائیں اور کلی کی جائے۔(سنن ابی داود حدیث: 222، 223، رد المحتار)

2: جنابت کی حالت میں چلنا پھرنا، دوسروں کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اور مصافحہ کرنا بالکل جائز ہے۔(سنن ابی داود حدیث:230، 231)

جنابت کی حالت میں روزہ رکھنے کا حکم:

جنابت کی حالت میں بھی روزہ رکھنا درست ہے، اگر کسی شخص کو سحری کے وقت غسل کرنے کی حاجت ہو تو بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرکے سحری کرلے، لیکن اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو منہ ہاتھ دھو کر سحری کرلے، اور غسل بعد میں کرلے اگرچہ یہ غسل صبح صادق طلوع ہوجانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔(رد المحتار، ماہِ رمضان کے فضائل واحکام، مراقی الفلاح)

غسل سے متعلق شک، وسوسوں اور ان کا حکم:

1: اگر غسل کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک ہوجائے تو اگر پہلی بار ایسا شک ہوا ہو تو وہ عضو دھولیا جائے لیکن اگر شک ہوتا رہتا ہو تو پھر اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

2: غسل کے بعد یاد آئے کہ فلاں عضو خشک رہ گیا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اگر یہ یقین ہے کہ غسل میں وہ عضو دھونا بھول گیا تھا تو اس صورت میں صرف اسی عضو کو دھولیا جائے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

(ب) اگر یہ شک ہو رہا ہے کہ شاید نہیں دھویا ہو تو اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ غسل بالکل درست ہے۔

3: غسل میں تین بار اعضا دھونا سنت ہے، جو کہ دِلی اطمینان کے لیے کافی ہے، اس لیے شک کی بنیاد پر تین بار سے زیادہ دھونا شریعت کا تقاضا نہیں بلکہ ایک لغو حرکت ہے۔

بیت الخلا کے ساتھ متّصل غسل خانے میں غسل کا حکم:

جو غسل خانہ بیت الخلا ہی کے ساتھ متصل ہو تو اس میں بھی غسل کرنا جائز ہے، اور اگر جگہ کی

ناپاکی کا شبہ ہو تو پانی بہا کر جگہ صاف کر لی جائے، جہاں تک ایسے غسل خانے دعائیں پڑھنے کا حکم ہے تو اس کی تفصیل صفحہ نمبر 8 میں بیان ہو چکی ہے۔

جنابت کی حالت میں تلاوت، ذکر اور دعاؤں وغیرہ کا حکم:

1: جنابت کی حالت میں تلاوت کرنا ناجائز ہے، البتہ ذکر و تسبیحات اور درود شریف پڑھنا جائز ہے، اسی طرح قرآن کریم کی دعائیں تلاوت کے طور پر تو جائز نہیں البتہ دعاؤں کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔
(ردالمحتار)

2: جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔(سنن ابی داود حدیث:232،ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

3: جنابت کی حالت میں قرآن کریم کو کسی کپڑے وغیرہ کے بغیر چھونا جائز نہیں۔
(صحیح البخاری حدیث:285،ردالمحتار)

بلاوضو اور حالتِ جنابت میں جانور ذبح کرنے کا حکم:

ذبح کرنے والے شخص کا باوضو ہونا ضروری نہیں، بلکہ بے وضو کے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے، اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر کسی نے ذبح کیا تب بھی ذبح درست ہے۔(ردالمحتار، الموسوعۃ الفقہیہ ودیگر کتب)

جنابت اور ماہواری کی حالت میں سجدہ تلاوت سننے کا حکم:

ماہواری کی حالت میں عورت اگر کسی اور سے سجدہ تلاوت کی آیت سن لے تو پاک ہونے کے بعد اس کے ذمّے سجدہ تلاوت واجب نہیں، البتہ اگر کوئی مرد یا عورت جنابت کی حالت میں سجدہ تلاوت کی آیت سن لے تو اس کے ذمّے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے اس لیے پاکی حاصل کرنے کے بعد اس کو ادا کیا جائے گا۔(ردالمحتار)

غسلِ جنابت کے احکام

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

بنیادی طور پر تین وجوہات ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: عورت پر حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔

2: عورت پر نفاس سے پاک ہونے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔

3: شہوت سے منی نکل آنے کے بعد مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔(ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری)

شہوت سے منی نکلنے کی صورتیں:

شہوت سے منی نکلنے کی متعدد صورتیں ہیں اور ان سب صورتوں میں غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: سوتے میں کسی کو احتلام ہو جائے چاہے مرد ہو یا عورت۔

(صحیح مسلم حدیث:737، سنن ابی داود حدیث:237، ردالمحتار)

2: صحبت یعنی ہمبستری کرتے وقت منی نکل آئے۔

3: اگر میاں بیوی نے صحبت کی اور باقاعدہ دخول بھی ہو گیا تو اس سے بھی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہیں ہوا ہو۔

(صحیح البخاری حدیث:291، صحیح مسلم حدیث:809-813، سنن ابی داود حدیث:215، ردالمحتار)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹ کر جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا تو ایسی صورت میں بھی احتیاطاً میاں بیوی دونوں پر غسل واجب ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: اگر میاں بیوی شہوت کے ساتھ شرمگاہ اس طرح مِلا لیں کہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو لیکن دخول بھی نہ ہوا ہو اور انزال بھی نہ ہوا ہو تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا، البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ کچھ بھی نہ نکلے۔(ردالمحتار)

4: شوہر کا بیوی کے ساتھ پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا حرام ہے لیکن اس سے میاں بیوی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے، چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔(ردالمحتار)

5: بد نظری کرنے کی وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔
6: بُرا خیال آنے سے کی وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔
7: مشت زنی سے منی نکل آئے، اگرچہ عام حالات میں مشت زنی کرنا سخت گناہ ہے۔
8: یا کسی اور وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔(ردالمحتار، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی)

منی نکلنے سے غسل کب فرض ہوتا ہے؟

منی نکلنے سے غسل اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ شہوت کے ساتھ اپنی خاص جگہ سے جدا ہو کر باہر نکل آئے، اسی طرح اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ تو جدا ہو گئی لیکن باہر آتے وقت شہوت نہیں تھی تب بھی غسل فرض ہو جاتا ہے۔(ردالمحتار، تبیین الحقائق، فتح القدیر)

مسئلہ: بعض لوگوں کی منی پتلی ہوتی ہے کہ اس میں گاڑھا پن زیادہ نہیں ہوتا، ایسی صورت میں اگر منی شہوت سے تو نکلے لیکن اچھل کود کر نہ نکلے تب بھی غسل فرض ہو جاتا ہے کیوں کہ شہوت سے منی نکل آنا ہی غسل کے لیے کافی ہوتا ہے، اور چوں کہ یہاں منی پتلی ہونے کی وجہ سے اس کے نکلنے میں اچھل کود کا پایا جانا مشکل ہوتا ہے اس لیے غسل فرض ہو جاتا ہے۔(امداد الفتاویٰ، در مختار مع ردالمحتار، البحر الرائق)

شہوت کے بغیر منی نکلنے کا حکم:

اگر کسی شخص کو شہوت کے بغیر ویسے ہی منی آئے تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(ردالمحتار)

منی، مذی اور ودی کی تعریف اور حقیقت:

1: ودی: یہ گاڑھے قطرے ہوتے ہیں جو کبھی تو پیشاب کے بعد نکلتے ہیں، کبھی غسلِ جنابت کے بعد اور کبھی کوئی بھاری چیز اٹھانے کے بعد نکلتے ہیں۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ، البحر الرائق، عالمگیری، امداد الفتاویٰ)

حکم: ودی سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(ردالمحتار)

2: مذی: وہ گاڑھا پانی جو شہوت اور جوش کے وقت نکلتا ہے لیکن اس سے شہوت اور جوش ٹھنڈا نہیں

ہوتا،اور اس کا رنگ بھی بالکل پانی ہی کی طرح ہوتا ہے۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ ودیگر کتب)
حکم: مذی سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا۔(صحیح البخاری حدیث: 269، سنن ابی داود حدیث: 206، ردالمحتار)

3: منی: یہ درحقیقت لیس دار گاڑھا مادھا ہوتا ہے، یہ پانی کی طرح تو نہیں ہوتا بلکہ اس میں ذرات نما ہوتے ہیں، یہ اس وقت نکلتی ہے جب شہوت اپنے انتہا کو پہنچتی ہے اور یہ عموما جھٹکے سے نکلتی ہے جس کے بعد شہوت اور جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور عضو میں فتور آجاتا ہے۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ ودیگر کتب)
حکم: شہوت سے منی نکلنے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔
(صحیح مسلم حدیث: 736، سنن ابی داود حدیث: 206، ردالمحتار)

فائدہ: بہت سے حضرات منی اور مذی کے مابین فرق نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے وہ غسل کرنے کے معاملے میں پریشان رہتے ہیں، اس لیے مذکورہ بالا تفصیلات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تاکہ غلطیوں اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو کیا حکم ہے؟

اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اور اس نے کپڑوں پر تری دیکھی تو بعض صورتوں میں غسل کا فرض ہونا تو بالکل ہی واضح ہے جیسے کسی نے خواب میں احتلام ہوتا دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد اس کے کپڑوں پر احتلام کے اثرات بھی تھے، لیکن متعدد صورتیں ایسی ہیں کہ جن سے عموماً لوگ ناواقف ہوتے ہیں کہ ان میں غسل فرض ہوتا ہے یا نہیں، جبکہ ان سے متعلق شرعی حکم جاننا ضروری ہے، اس لیے اس مسئلے کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، تاکہ ہر شخص اپنی حالت کے مطابق حکم کو سمجھ سکے۔
نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھی تو اس کی چند صورتیں ہیں:

درج ذیل صورتوں میں غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: یقین یا غالب گمان ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

2: یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

3: یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو۔

4: شک ہو کہ یہ منی ہے یامذی، اوراحتلام یاد ہو۔

5: شک ہو کہ یہ منی ہے یاودی، اوراحتلام یاد ہو۔

6: شک ہو کہ یہ منی ہے یامذی ہے یاودی، اوراحتلام یاد ہو۔

7: شک ہو کہ یہ منی یامذی، اوراحتلام یاد نہ ہو۔

درج ذیل صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا:

1: یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے، اوراحتلام یاد نہ ہو۔

2: شک ہو کہ یہ منی ہے یاودی، اوراحتلام یاد نہ ہو۔

3: شک ہو کہ یہ مذی ہے یاودی، اوراحتلام یاد نہ ہو۔

4: یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے، اوراحتلام یاد ہو یانہ ہو۔

5: شک ہو کہ یہ منی ہے، مذی ہے یاودی، اوراحتلام یاد نہ ہو۔

البتہ ان میں دوسری اور پانچویں صورت میں احتیاطًا غسل واجب ہے۔

(در مختار مع ردالمحتار، البحرالرائق، امدادالفتاویٰ جدید، بہشتی زیور)

مسئلہ: خواب میں احتلام ہوتا دیکھے لیکن بیدار ہونے کے بعد جسم اور کپڑوں پر کوئی نشان نہ ہو تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا کیوں کہ احتلام کی صورت میں جب تک منی نکلی نہ ہو تو غسل فرض ہی نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داود حدیث: 236، ردالمحتار، امدادالفتاویٰ)

غسل کے بعد منی نکلنے کا حکم:

غسل کرنے کے بعد بھی منی کے قطرے نکلے تو اگر غسل سے پہلے پیشاب کرلیا تھا، چل پھر لیا تھا یا سو لیا تھا تو پھر ان قطروں سے دوبارہ غسل فرض نہیں ہوتا، لیکن اگر پیشاب یا دیگر امور کیے بغیر فورًا ہی غسل کرلیا تھا تو ایسی صورت میں غسل دوبارہ کرنا ہوگا۔ (البحرالرائق، فتاویٰ عالمگیریہ)

ایک سے زائد بار صحبت کی صورت میں غسل کا حکم:

اگر شوہر اپنی بیوی سے ایک سے زائد بار ہمبستری کرنا چاہے تو تو ہر صحبت کے بعد غسل ضروری

نہیں بلکہ آخر میں ایک ہی غسل کر لینا بھی کافی ہے۔(صحیح مسلم، فتاویٰ محمودیہ، ردالمحتار، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

جنابت کی حالت میں کسی عورت کو ماہواری آجائے تو غسل کا حکم:

جنابت کی حالت میں کسی عورت کو ماہواری آجائے تو اس پر غسلِ جنابت فرض نہیں رہتا، اس لیے ماہواری کے ایام میں ایسی عورت کے لیے غسلِ جنابت کا حکم نہیں، کیوں کہ ایامِ حیض ناپاکی کا زمانہ کہلاتا ہے، یہ ایام ختم ہونے پر غسل کرنا فرض ہوا کرتا ہے۔ غسلِ جنابت تو پاکی کے لیے ہوا کرتا ہے اور جب تک وہ عورت ایامِ حیض میں ہے تو پاکی کا تصور ہی نہیں ہو سکتا، اس لیے ایامِ حیض میں غسلِ طہارت کوئی معنی ہی نہیں رکھتا کیوں کہ اگر وہ غسل کر بھی لے تو پاکی پھر بھی حاصل نہیں ہونی، بلکہ ایام ختم ہونے پر دوبارہ غسل کرنا پڑے گا، اس لیے ایسی صورت میں ایامِ حیض میں غسلِ جنابت واجب نہیں البتہ اگر کوئی عورت ماہواری کے ایام میں ویسے ہی غسل کرنا چاہے تو شرعی اعتبار اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن یہ غسل غسلِ طہارت نہیں کہلائے گا۔

(فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد 1، صفحہ 134-135)

بندہ مبین الرحمٰن

20 محرم الحرام 1440ھ / یکم اکتوبر 2018

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499